بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقشِ آغاز

ماہنامہ الحق اس شمارہ سے اپنی حیاتِ مستعار کے دسویں سال میں قدم رکھ رہا ہے۔ زندگی کے اس مختصر یا طویل سفر میں جو کٹھن مراحل آئے یا جن سنگلاخ اور دشوار گذار راستوں سے ہمیں گذرنا پڑا یہاں ہم اس کے بیان کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ نہ کوئی شکوہ ہے نہ شکایت کہ یہ راہ پھولوں کی سیج نہیں۔ نہ کبھی جادۂ حق کا سفر مادی اور ظاہری آسائشوں اور سہولتوں کا منت پذیر ہوا ہے۔ بلا سے حق و صداقت اپنے متوالوں کو اگر بلاتی ہے تو کسی کی زبان میں یہ کہتے ہوئے دعوتِ وصال دیتی ہے کہ

ابھی پتھروں پہ چل کر اگر آسکو تو آؤ
میرے گھر کے راستے میں کوئی کہکشاں نہیں ہے

الحق اپنی نویں منزل کے اختتام پر یعنی ستمبر میں قادیانی مسئلہ آئینی حل کی شکل میں دنیا بھر کے مسلمانوں کے ساتھ فتح و شادمانی اور قرب و وصالِ حق کی ایک ایسی نعمت سے سرشار ہوا جس کا شکریہ کسی بھی ناتواں مخلوق کے بس میں نہیں نہ اس نعمت کی حلاوت و مسرت کبھی زائل ہو سکتی ہے۔ انشاء اللہ عز و جل کہ اس راہ میں الحق کی ناچیز کوششیں بھی رائیگاں نہیں ہو گئی ہوں گی۔ دسویں سال کے آغاز میں اس نعمت کے شکریہ کے طور پر ہم آقائے نامدار رحمۃ للعالمین خاتم النبیین کی بارگاہِ اقدس میں تاج و تختِ ختمِ نبوت اور ناموسِ ختم المرسلین کے آئینی تحفظ کی تقریب میں ایک حقیر سا نذرانۂ عقیدت پیش کر رہے ہیں اور وہ قادیانی مسئلہ پر مشاہیر علم و فضل اور زعماءِ ملک و ملت کے جذبات و تاثرات کا حسین گلدستہ ہے۔ اس امید پر کہ کیا عجب ان گلہائے عقیدت کو پیش کرنے والے اور اس کے مرتبین ادارۂ الحق اور تمام قارئین الحق کے لئے قیامت کے دن شافعِ محشر کی شفاعت و خوشنودی کا ذریعہ بن جائے اور یہی بضاعۃ مزجاۃ بارگاہِ ایزدی سے پروانۂ نجات نصیب ہونے کا وسیلہ بن جائے کہ یہی امید ہی زادِ راہ اور سرمایۂ آخرت ہے۔ بہر حال الحق کا یہ مخصوص حصہ بارگاہِ ختم المرسلین میں اس التجا کے ساتھ پیش ہے کہ وجئنا ببضاعۃ مزجاۃ فاوف لنا الکیل وتصدق علینا ان اللہ یحب المتصدقین۔

مزاجِ عقیدت کے اس بابرکت ہدیہ میں کوئی بخل کئے بغیر ہم نے بلالحاظ مشرب و مسلک ملک و

ملّت اور علم و فضل سے تعلق رکھنے والے مختلف مکاتبِ فکر کے زعماء، علماء اہلِ قلم اور اربابِ فکر کو اظہارِ خیال کی دعوت دی نہ حزبِ اقتدار اور اختلاف میں تفریق کیا نہ اپنوں اور غیروں میں کہ ہر ایک رحمتِ کائنات کی رحمتِ کریمانہ کا امیدوار اور طلبگار ہے۔ اور تقریباً سب نے مسئلہ ختمِ نبوت میں حتی المقدور حصہ لیا۔ ہمیں خوشی ہے اور ہم خلوصِ دل سے ان تمام حضرات کے شکر گذار ہیں جنہوں نے گوناگوں مشاغل اور عوارض کے باوجود ہمیں اپنے احساسات اور تجاویز سے نوازا اور کسی نے واقعی اعذار کی بناء پر معذرت کی اور ابھی بہت سے ایسے ہیں جن کے جوابات کے لئے ہم چشم براہ ہیں، مگر انتظار کی وجہ سے پرچہ کی اشاعت میں مزید تاخیر قارئین کے لئے ناقابلِ برداشت ہے اب بھی موجودہ جوابات شامل کرانے کی وجہ سے اتنی تاخیر ہو چکی ہے کہ ہمارے محبوب قارئین کا پیمانۂ صبر بجا طور پر لبریز ہو چکا ہے۔ گو اس تاخیر میں اس عذر کے علاوہ (کتابت کی دشواریاں طباعت اور دیگر بے شمار مسائل) کا بھی حصہ ہے۔ مگر اس شمارہ کی نامناسب حد تک تاخیر اسی وجہ سے برداشت کر لی گئی کہ اکثر حضرات کے جوابات آسکیں چنانچہ جو بھی مضمون آیا اسی وقت حوالۂ کتابت کیا گیا تا دیانت کے بارہ میں اس خصوصی حصہ کی ترتیب بھی مضامین پہنچنے کے لحاظ سے کی گئی ہے۔ اس لئے بعض جگہ فرقِ مراتب ملحوظ نہیں رکھا جاسکا۔ اور ہم ایسے تمام حضرات سے واقعی مجبوری کی وجہ سے تقدیم و تاخیر ہو جانے پر عفو و تسامح کے امیدوار ہیں۔

قادیانی اقلیت کے آئینی فیصلہ پر اس مضمون میں صرف جذباتِ مسرت نہیں بلکہ اندیشے بھی ہیں ذمہ داریوں کا احساس بھی دلایا گیا خطرات کی نشاندہی بھی کی گئی ہے۔ اور اس پہلو پر بھی مختلف حضرات نے سیر حاصل روشنی ڈالی ہے۔ کہ آئینی فتح کے بعد ہم اپنی ذمہ داریوں سے سبکدوش نہیں ہوئے بلکہ اس مسئلے کے ذیلی تقاضے بڑھ ہی گئے ہیں۔ جو فوری طور پر حل طلب ہیں اس ضمن میں حکومت کی ذمہ داریوں مسلمانوں، علماء، بالخصوص مجلس عمل کے غور و فکر کے لئے اتنے مسائل کی نشاندہی ہو گئی ہے جس پر مزید کچھ اضافہ کئے بغیر ہم ملتِ مسلمہ کے تمام طبقات حکومت، عوام، دنیا بھر کے مسلمانوں اور بالخصوص اپنے ہاں کی مجلسِ عمل اور مجلس تحفظ ختم نبوت سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ ان نکات پر فوری غور کر کے انہیں عملی شکل دینے کے لئے کوئی لائحہ عمل تجویز کریں ورنہ کہیں خدانخواستہ ایسا نہ ہو کہ اس فتح مبین سے حاصل ہونے والے شاندار نتائج ہماری غفلتوں کی وجہ سے شکست سے زیادہ خطرناک صورت سے نہ بدل جائیں۔